Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۵ شوال ۱۳۹۸ھ ۔ ۹ تبوک ۱۳۵۷ش ۔ ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۵

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مکان کا سنگِ بنیاد اور دُعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۷ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات صبح دس بجے دارالصدر ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی اور بعض دیگر بزرگانِ سلسلہ نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی مکان کا سنگِ بنیاد رکھا۔ بنیاد میں اینٹیں رکھے جانے کے بعد محترم امیر صاحب مقامی کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکان کی تکمیل میں آسانیاں پیدا کرے اور یہ جلد اور بسہولت پایۂ تکمیل کو پہنچے نیز یہ مکان حضرت سیدہ مدظلہا العالی اور آپ کے خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور آپ اِس مکان میں تادیر رہائش پذیر رہیں اور اِس میں رہائش آپ کے لئے امن و سکون، راحت و آرام، خوشی و مسرت اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

رپورٹ نمبر ۱۸ ــ ۲۸ جولائی ۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں ورودِ مسعود

احبابِ جماعت کی طرف سے اپنے آقا کا والہانہ پُرتپاک استقبال اور متعدد تقاریب کا انعقاد

ایک مذہبی تنظیم کے نمائندہ وفد کی ملاقات، ایک وسیع پریس کانفرنس سے بصیرت افروز خطاب

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم۔اے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جولائی سے ۳ اگست تک سویڈن کا دورہ کیا۔ حضور پہلے سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم (STOCK HOLM) تشریف لے گئے وہاں سے گوٹن برگ میں تین روزہ قیام کے بعد مالمو کے راستے کوپن ہیگن روانہ ہوئے۔ سویڈن کا دورہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب رہا۔ اِس دورہ کی مختصر روداد احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

اوسلو سے روانگی

ناروے کا سہ روزہ دورہ مکمل کرنے کے بعد حضرت صاحب ۲۸ جولائی ساڑھے نو بجے صبح اوسلو سے سٹاک ہالم روانہ ہوئے روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت دعا کرائی اور پھر ان سب دوستوں سے جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہوٹل کی لابی میں تشریف لائے ہوئے تھے مصافحہ کیا۔ یہاں سے حضور نے ازراہِ شفقت برادرم مکرم رشید احمد چوہدری (ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم اورسیر ربوہ) کو قافلے میں شامل ہونے کی اجازت دی مکرم رشید صاحب جماعتِ احمدیہ ناروے کے ایک نہایت مخلص اور مستعد نوجوان ہیں۔ اِس طرح گیارہ افراد پر مشتمل حضور کا قافلہ چار کاروں میں سوار ہوٹل سیکنڈے نیویا سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ساتھ سٹاک ہالم روانہ ہوا۔

سٹاک ہالم میں آمد

اوسلو سے سٹاک ہالم قریباً ۵۵۰ کلومیٹر پر واقع ہے۔ راستے میں ۱۵۰ کلومیٹر پہ ناروے کی سرحد ختم ہوئی اور سویڈن میں داخل ہوئے تو پاسپورٹوں کی چیکنگ کی نوبت نہ آئی بلکہ یہ احساس بھی بعد میں ہوا کہ ہم سویڈن میں داخل ہو چکے ہیں۔ سویڈن ناروے بلکہ ڈنمارک سے بھی زیادہ خوشحال ملک ہے۔ اس کی خوشحالی کا زیادہ تر انحصار لوہے اور لکڑی کی صنعت پر ہے۔ قدرتی جھیلوں، سرسبز پہاڑوں اور گھنے جنگلوں نے اس کے حسن کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ سارے ملک کا ۵۸ فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر KARLSTAD پہنچے اور ایک برلب سڑک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے رکے۔ یہ جگہ سویڈن کی سب سے بڑی جھیل کے کنارے واقع ہے۔ اس روز گرمی بہت تھی۔ لمبے سفر اور گرمی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ کو بڑی کوفت اور تکلیف رہی۔ رات نو بجے شام حضور سٹاک ہالم پہنچے اور گرینڈ ہوٹل میں فروکش ہوئے ہوٹل پہنچنے پر مکرم امام کمال یوسف صاحب، مکرم محمود عودہ صاحب اور ان کے صاحبزادے احمد عودہ اور حسن عودہ اور برادرم مکرم ارشد حمید صاحب نے حضور کا استقبال کیا مکرم محمود عودہ صاحب کی صاحبزادی محترمہ ہالہ عودہ صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

سٹاک ہالم حضور کے لئے نیا شہر نہیں تھا آج سے ۴۰ سال قبل آکسفورڈ میں طالب علمی کے زمانہ میں حضرت صاحب گرمیوں کی چھٹیوں میں جب سٹاک ہالم تشریف لائے تو یکا و تنہا تھے اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کی جیب میں صرف تین کرشنے رہ گئے لیکن اب جب دوسری بار آپ نے اِس شہر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت بخشی تو آپ ایک کروڑ سے زائد جماعتِ احمدیہ کے مقتدی امام اور خدا تعالیٰ کے اس فضل کے

(باقی مسلسل صفحہ ۲ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نسبتاً بہتر ہے احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی رقم فرماتی ہیں:۔

"عزیزم بریگیڈیئر مرزا مبشر احمد خلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گزشتہ دنوں پتّہ کا شدید درد ہوا تھا اب ڈاکٹر صاحبان نے فوری طور پر ان کا آپریشن پتّہ کا تجویز کیا ہے ۱۱ ستمبر کو راولپنڈی .C.M.H میں ان کا آپریشن ہو رہا ہے تمام احمدی بھائی بہنیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔"

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور رہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موردستھے کہ میں تینوں اتنا دیاں گا کہ تُوں رج جاویں گا۔"

ایک مذہبی تنظیم سے ملاقات

اگلے روز ۲۹ جولائی صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک حضور نے چند احباب کو انفرادی طور پر ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں ہماری نو مسلمہ بہن محترمہ قانتہ صاحبہ بھی شامل تھیں جو مالمو (Malmo) سے حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائی تھیں۔

ازاں بعد سویڈن کی ایک مذہبی تنظیم (Religious Forum) کے چند نمائندوں نے حضور سے ہوٹل میں ملاقات کی یہ ملاقات سوا گیارہ بجے سے پونے ایک بجے تک جاری رہی۔ گو یہ ایک مذہبی تنظیم کی صورت میں حضور سے ملاقات کرنے کے لئے آئے تھے لیکن تھے الگ الگ تنظیموں کے نمائندے۔ ان میں ایک عیسائی نوجوان Mr Sallin (سالین) ایک مقامی پبلشنگ فرم میں ایڈیٹر ہیں۔ مذہبی (خصوصاً مشرقی علوم سے متعلق) کتابیں جن کو ان کی فرم شائع کرنا چاہتی ہے یہ ان کو ایڈٹ کرتے ہیں۔ دوسرے مسٹر برتت (Bertil) تھے جو مذہبی علوم کے استاد اور غیر ملکی طلباء کے مشیر ہیں۔ کچھ عرصہ عراق میں بھی رہے ہیں۔ آج کل موازنہ مذاہب پر کام کر رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں اس سوسائٹی سے وابستہ ہیں۔ تیسرے مسٹر جورگن سنڈوال سویڈن میں ہندوؤں کی "ہارے کرشنا" تنظیم کے نمائندے ہیں۔ نسلاً سویڈش، مذہباً ہندو اور ان کے آنریری مبلغ ہیں۔ چوتھی ایک جرمن خاتون تھیں جو Unification Church کی نمائندگی کرتی ہیں جس کا مرکز امریکہ میں ہے ان کے ساتھ پانچواں نمائندہ ایک فوٹوگرافر تھا

مذہبی نقطہ نظر اور تبادلہ خیال

مسٹر سالین نے نمائندوں کا تعارف کروایا اور پھر کہنے لگے ہماری یہ کوشش ہے کہ گفت و شنید کے ذریعہ ایک دوسرے کے مذہب کے قریب آنے کی کوشش کریں۔ لیکن چونکہ مذاہب میں باہمی طور پر اختلافات پائے جاتے ہیں اس لئے انہیں چنداں کامیابی نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا یہی اختلافات ہی تو تبادلہ خیال کی ضرورت کا احساس دلاتے ہیں کہ آپس میں تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے افہام و تفہیم کی صورت پیدا کی جائے۔ انسان اپنے نقطہ نظر کو دوسروں تک گفتگو کے ذریعہ بہتر طریق پر پہنچا سکتا ہے۔ ضمناً حضرت صاحب نے لندن کانفرنس کے موقع پر کیتھولک ہیرالڈ کے انٹرویو کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم تو عیسائیوں سے تبادلہ خیال کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں لیکن عیسائی حضرات کو اس بارہ میں پس و پیش ہے بلکہ اُن کا ردِ عمل منفی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

اشاعتِ قرآن کسی حکومت کی مدد کی محتاج نہیں

مسٹر سالین چونکہ یہاں کی ایک پبلشنگ فرم سے متعلق ہیں حضور نے ان سے سویڈش ترجمہ قرآن کی طباعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ وہ کہنے لگے ایک سویڈش ترجمہ قرآن موجود ہے مگر لوگ اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس موقع پر مکرم امام کمال یوسف صاحب نے حضور کو بتایا کہ یہ ترجمہ کسی سویڈش عیسائی کا کیا ہوا ہے جس کے متعلق لوگوں کو یہ شکایت ہے کہ ترجمہ اور تفسیر کو آپس میں خلط ملط کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ اساتذہ کو بھی سمجھ نہیں آتی۔ مترجم نے ایک بات کو قرآن کریم کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ اس کی اپنی رائے ہوتی ہے اور قرآن سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس پر نمائندوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک نیا ترجمہ قرآن شائع کرے جس کا ترجمہ اور تفسیر الگ الگ اور قابلِ فہم ہو۔ حضور نے فرمایا ہم انشاء اللہ بہت جلد ترجمہ شائع کر دیں گے۔ مسٹر برتت کہنے لگے اگر آپ ترجمہ قرآن شائع کریں تو حکومت سویڈن آپ کی مدد کرے گی۔ حضور نے فرمایا ہم یہ ترجمہ شائع کرنے کا بوجھ سویڈن کی حکومت پر نہیں ڈالنا چاہتے البتہ اس بات میں ہماری مدد کر سکتے ہیں کہ جب یہ ترجمہ شائع ہو جائے تو جہاں جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں پہنچانے یا رکھوانے میں آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

سویڈش ترجمہ قرآن کریم

حضرت صاحب نے فرمایا سویڈش ترجمہ قرآن کریم کا مسودہ تیار ہے لیکن ہم اس کو پوری تسلی کے بعد پریس میں دینا چاہتے ہیں ہماری یہ خواہش ہے کہ سویڈش زبان کے لحاظ سے یہ ترجمہ معیاری اور صحت کے اعتبار سے ہر شک و شبہ سے بالا اور بالکل صحیح ترجمہ ہو۔ ہمارے پاس ایک بہت اچھا انگریزی ترجمہ قرآن کریم مع تفسیر تو خدا تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے لیکن سویڈش ترجمہ کے متعلق ہمیں زبان کی مشکل درپیش ہے ہم اچھے علم دوست سویڈش مترجم کی خدمات حاصل کرنے کو تیار ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے متعلق کچھ نہیں جانتا اور ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے کہ وہ کس انداز میں ترجمہ کر رہا ہے۔ آیا وہ قرآن کریم کو پورے طور پر سمجھتا بھی ہے یا نہیں۔ ہم کسی کی نیت پر حملہ نہیں کرتے بلکہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ غیر ارادی طور پر غلطی ہو جائے۔ ضمناً سویڈن کے سکولوں میں اسلام کے متعلق کسی بھی کتاب کے نہ ہونے کا ذکر بھی ہوا تو حضور نے مکرم امام کمال یوسف صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ تیار ہے اسے فوری طور پر شائع کروا دیا جائے۔ یہ کتاب اس لحاظ سے بھی پسند کی جائے گی کہ اس میں اسلام کی تعلیم اور اس کے محاسن کو حکیمانہ رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک نمائندہ کا یہ کہنا تھا کہ اگر شروع میں سکول کے بچوں کے لئے اسلامی تعلیم پر کوئی آسان رنگ میں کتاب شائع کی جائے تو اس کی ضرورت بھی ہے اور وہ نتیجہ خیز بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ حضور نے اُن کے اس مشورے کو پسند کرتے ہوئے فرمایا بچوں کے لئے مختلف سیریز میں اسلامی تعلیم پر مشتمل کتابیں لکھی جا چکی ہیں ان کا سویڈش میں ترجمہ کروا کر جلد شائع کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

امن کی تحریکیں اور اسلام

گفتگو کے اثناء میں حضور نے فرمایا۔ جہاں تک امن کی تحاریک اور ان کے بنیادی مقاصد کا تعلق ہے لوگوں میں محبت اور پیار کا ماحول پیدا کرنا اور اُن کے باہمی اختلافات کو دُور کرنا بڑا اچھا اور نیک خیال ہے اور ہم سب کی خوشی کا موجب ہے۔ مَیں اپنی پریس کانفرنسوں میں بھی اور لوگوں سے ملاقاتوں کے دَوران بھی کہا کرتا ہوں کہ یہ وقت ہے انسان دوسرے انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ ہر انسان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول گیا ہے۔ ایک طرف آزادی نے اُسے خود سر بنا دیا ہے۔ دوسری طرف مادی دولت اور آرام و آسائش کی زندگی اُسے خدا سے دُور لے گئی ہے۔ فرمایا یہ عجیب بات ہے کہ لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے تھے جب کہ آزادی نہ تھی لیکن جب آزادی ملی تو مذہب میں دلچسپی ختم ہو گئی۔ اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ لوگوں کے دل مطمئن نہیں۔ دنیا کو اطمینان عیسائیت نہیں دلا سکتی۔ یہ خلاء تو اسلام ہی پُر کر سکتا ہے کیونکہ یہ اسلامی تعلیم ہی ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کے لئے بہترین دستور العمل ہے۔

یہ گفتگو بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی اور افہام و تفہیم کی رُوح آخر تک برقرار رہی۔ نمائندگان نے اسلامی لٹریچر کو بھی بڑی خوشی سے قبول کیا۔ بعد میں چائے کی میز پر مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن سے بھی باتیں ہوتی رہیں۔ مسٹر برتت نے امام صاحب سے وعدہ کیا کہ جب بھی وہ لندن گئے اسلام کے متعلق مزید تحقیق کے لئے مشن ہاؤس میں ضرور آئیں گے۔

پریس کانفرنس

ہوٹل کے جس کمرے میں حضور ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ڈرائنگ روم میں جہاں دو گھنٹے پیشتر مذہبی تنظیم کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات ہوا تھا حضور نے دوبارہ اسی جگہ پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پریس کے نمائندوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ کانفرنس اڑھائی بجے شروع ہو کر پانچ بجے شام تک جاری رہی۔ اس میں ایک مقامی رسالے کے ایڈیٹر اور اس کی اسسٹنٹ۔ ایک محقق۔ فری لانس صحافیہ۔ اور نیوز ایجنسی کے دو نمائندوں نے شرکت کی۔ اس پریس کانفرنس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور صلیب کے بعد کی زندگی ہی زیادہ تر موضوع بحث بنی رہی۔

حضرت مسیحؑ کی فلسطین سے ہجرت کے تاریخی ثبوت

اس کانفرنس میں پہلا سوال ہی یہ تھا کہ حضرت مسیحؑ کی ہجرت کشمیر کا تاریخی ثبوت کیا ہے؟ چنانچہ اس سوال کے جواب میں حضرت مسیحؑ کی صلیب سے نجات کے متعلق قریباً نصف گھنٹے تک حضور نے تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کتابوں کا تذکرہ تو اب خود عیسائی محققین بھی کرنے لگ گئے ہیں جن میں مسیحؑ کے ہندوستان جانے کا ذکر ہے۔ تازہ شہادت ہرات (افغانستان) کے ایک قبیلے نے فراہم کر دی ہے جن کا یہ دعویٰ ہے کہ اُن کے پاس اصل انجیل موجود ہے اور یہ بھی کہ مسیح علیہ السلام کشمیر جاتے ہوئے اُن کے پاس ٹھہرے تھے۔ علاوہ ازیں عیسائیوں، مسلمانوں اور یہودیوں کی طب کی سینکڑوں کتابوں میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے جنہیں سپین کی مسلم یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے عیسائی پادری بھی پڑھتے رہے ہیں۔ پھر بائبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوت حضرت اسحٰقؑ کے خاندان سے حضرت اسمٰعیلؑ کے خاندان میں منتقل ہو جائے گی اسلئے حضرت مسیحؑ کی بعثت کی غرض یہ بھی تھی کہ وہ اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو نہ صرف موسوی شریعت پر قائم کریں بلکہ اُن کو اس بات کے لئے بھی تیار کریں کہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضور نے رسالے کے ایڈیٹر سے سوال کیا وہ گم شدہ اسرائیلی قبائل کہاں ہیں جن کو ڈھونڈنے اور دین موسوی پر اکٹھا کرنے کیلئے مسیحؑ کو بھیجا گیا تھا کیا وہ ہوا میں تحلیل ہو گئے تھے، آخر وہ گئے تو گئے کہاں؟ مگر وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

حضرت صاحب نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی ایک ایسا مسئلہ ہے جو نہ صرف ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان مابہ النزاع ہے بلکہ خود عیسائی فرقوں کے درمیان بھی اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کی برکات

مکرم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ آیت استخلاف کہلاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ خلافت کی قدر و قیمت اور اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لائیں گے اور پھر اس کے مناسب حال اعمال بجا لائیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ضرور انہیں خلافت کی نعمت سے نوازے گا جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کو اس سے نوازا تھا۔ اور ان برکات سے متمتع کرے گا۔ جو خلافت کے نظام سے وابستہ ہوتی ہیں۔ درحقیقت خلافت اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ایک ہے اور اس کا غلبۂ اسلام سے گہرا تعلق ہے۔ اسلام کے دورِ اوّل میں بھی خلافت کے ذریعہ ہی اسلام نے ترقی کی اور اس دور میں خلافت کے ذریعہ ہی اسے ترقی ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی چلی جائے گی

خلیفہ کے معنی جانشین کے ہوتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی نبی کا جانشین ہوتا ہے اور اس کے کام کو منظم طریق سے جاری رکھتا ہے۔ انبیاء ایسے وقت میں آتے ہیں جب دنیا ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے وہ روحانی تاریکی میں ایک شمع روشن کرتے اور نیکی کا بیج بوتے ہیں لیکن چونکہ وہ انسان ہوتے ہیں اور ہر انسان کی عمر محدود ہوتی ہے وہ اپنی زندگی میں اپنے کام کی تکمیل نہیں کر پاتے۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کے بعد ایسے وجود کھڑے ہوں جو ان کے لگائے ہوئے پودوں کی مناسب رنگ میں نگہداشت کریں، ان کے لائے ہوئے نور کو دنیا میں پھیلائیں اور اس کام کو جاری رکھیں جس کی بنیاد وہ اپنی حین حیات تیار کر جاتے ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ نبیوں کے آنے کی غرض و غایت کیا ہوتی ہے سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کا اس طرح ذکر فرماتا ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ

اس آیت کریمہ میں ایک رسول کی دعا کی گئی ہے اور اس کے چار کام بیان کئے گئے ہیں (۱) تلاوت آیات (۲) تعلیم کتاب (۳) تعلیم حکمت (۴) تزکیہ نفوس بنیادی طور پر یہی کام خلفاء کے بھی ہیں

پہلا کام۔ تلاوت آیات

تلاوت آیات میں دلائل اور بینات کے ذریعہ پیغام حق پہنچانا اور دعوت الی الخیر کرنا شامل ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ آنے والے نبی کا کام تبلیغ کرنا اور پیغام حق کو دنیا تک پہنچانا ہے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا کوئی معمولی کام نہیں یہ ایسی بھاری ذمہ داری ہے جس کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔ کہ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اتار دیا ہے اور اس کی ذمہ داری خود لے لی ہے اب جس ذمہ داری سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ ٹوٹنے کے قریب تھی کیا وہ ذمہ داری کوئی خود ساختہ انجمن، سوسائٹی یا ادارہ اٹھا سکتا ہے ہرگز نہیں۔ یہ کام نبی اور اس کے وہ جانشین ہی کر سکتے ہیں جن کو خدا اپنی تقدیر خاص سے کھڑا کرتا ہے اور جن کی تائید و نصرت کا وہ وعدہ کرتا ہے۔ دنیا کی اصلاح بڑا مشکل کام ہے۔ اس کے لئے نبی اور اس کے خلفاء کے دلوں میں ایک آگ پنہاں ہوتی ہے اور تبلیغ حق کا ایک بے پناہ جذبہ انہیں ودیعت کیا جاتا ہے وہ رات دن اٹھتے بیٹھتے اسی مسئلہ کی ضروریات اور ان کو پورا کرنے کی تدابیر پر مسلسل غور و فکر کرتے اور خدا تعالیٰ سے رہنمائی طلب کرتے ہیں۔ یہ لگن یہ جوش و ولولہ اور الٰہی نصرت پر کامل یقین دوسروں کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے خدا خود انہیں سمجھاتا ہے کہ کیا کام کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ جو تعلق باللہ کے نتیجہ میں خلفاء میں قوت الٰہی عطا کی جاتی ہے۔ وہ ساتھ مل کر کام کرنے والوں میں بھی حسب استعداد سرایت کر جاتی ہے۔ اور ان میں ایک جلا پیدا ہو جاتی ہے وہ جان و مال، عزت و آبرو، اور بیوی بچوں کی قربانی کے لئے تیار رہتے اور خدمت و وفا کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں اور اس طرح مومنین کی جماعت کے ذریعہ اعلائے کلمۂ اسلام کا کام حسن و خوبی سر انجام پاتا ہے۔ امام وقت کے ساتھ وابستگی کے بغیر خدمت اسلام کا کوئی قابل ذکر اور مستقل کام نہیں کیا جا سکتا۔

پس خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت منظم اور مؤثر رنگ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام ہوتا ہے اور انفرادی رنگ میں ہر شخص کو اپنے اخلاص، حسن نیت اور قربانی کے مطابق غلبہ اسلام کی مہم میں حصہ لینے کی توفیق ملتی ہے۔

دوسرا اور تیسرا کام تعلیم کتاب و حکمت

نبی اور اس کے جانشین کا دوسرا کام تعلیم کتاب اور تیسرا کام تعلیم حکمت ہوتا ہے۔ وہ شریعت کے احکام و فرائض لوگوں کو سکھاتے اور انہیں ان کا عامل بناتے ہیں نئے شامل ہونے والوں نیز نئی نسل کے لئے اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ انہیں شریعت کے احکام و فرائض سکھائے جائیں اور انہیں ان پر عامل بنایا جائے نبی اور اس کے جانشین اپنے خطبات، ارشادات و تقاریر میں بار بار احکام شریعت کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے اور ان کی حکمتوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ عمل کرنے کے لئے انشراح صدر اور رغبت پیدا ہو۔ ہر شخص احکام الٰہی کی حکمتیں نہیں بتلا سکتا بلکہ بڑے بڑے عالم بھی ان سے کما حقہ آشنا نہیں ہوتے غیر مسلم اسلامی تعلیمات پر قسما قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا تسلی بخش جواب دینا اتنا سہل نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے۔ اس کے لئے ظاہری علم سے زیادہ بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ خلیفہ وقت کے سامنے جب کوئی اعتراض پیش کیا جاتا ہے تو وحی خفی کے ذریعہ اسے صحیح جواب سمجھایا جاتا ہے۔ جو دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔

پھر ہر زمانہ کے مسائل الگ الگ ہوتے ہیں قرآن کریم سے ان کا حل پیش کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن کریم ایک مکمل شریعت ہے لیکن وہ کتاب مکنون بھی ہے۔ اس کے پوشیدہ علوم و معارف سے آگاہی وہی حاصل کر سکتا ہے جو قلب مطہر رکھتا ہو اور مقرب بارگاہ الٰہی ہو۔ خلفاء چونکہ اپنے زمانہ کے امام ہوتے ہیں اور انہیں قیادت کے

کی طرف سے ہوتی جاتی ہے اسی لئے ان پر ان حقائق کا انکشاف ہوتا ہے جن سے پیش آمدہ مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے اور قرآن حکیم کا کلام الٰہی ہونا ثابت ہے۔ وہ قرآن کریم کی صحیح تشریح کرتے اور احکام الٰہی کی حکمتوں کو واضح کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ دینی تعلیم و تربیت کے لئے مبلغین اور واعظین کی ضرورت ہوتی ہے یہ کام ایک الگ نظام چاہتا ہے جو خلیفۂ وقت کی ہدایت اور نگرانی میں ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔ معلمین اور مبلغین میں کام کی صحیح روح اور ایثار کا جذبہ خلفاء سے تعلق کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔

غرض خلافت کی دوسری برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ صحیح عقائد قائم ہوتے اور صحیح عمل کی توفیق ملتی ہے۔ نئے قرآنی معارف و حقائق سے آگاہی ہوتی ہے اور آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہوتا ہے

چوتھا کام۔ تزکیۂ نفوس

خلفاء کا چوتھا کام یُزَکِّیْهِمْ کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ ان کو پاک کرے۔ تزکیہ کا کام انسان کے اختیار میں ہے ہی نہیں۔ کوئی شخص دوسرے کے خیالات افکار اور اعمال کو پاک نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تاہم نبی اور اس کے جانشین کا کام تزکیہ نفس بتلایا گیا ہے تزکیہ نفس کا ایک ذریعہ دعا ہے۔ خدا کے نبی اور ان کے خلفاء اپنے متبعین کی اصلاح کے لئے خدا کے حضور بہت التجائیں اور دعائیں کرتے ہیں اور ان کے طفیل قلوب میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض دفعہ ایک باپ اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کی اصلاح کے لئے ہزار جتن اور تدبیریں کرتا ہے لیکن پھر بھی بسا اوقات اس کی اصلاح نہیں ہوتی جب ایک فرد کی اصلاح اس قدر مشکل ہے تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ساری دنیا کی اصلاح کرنا کس قدر دشوار کام ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ

شاید تو اپنی جان کو اس وجہ سے ہلاکت میں ڈال دے گا کہ کیوں لوگ مومن نہیں ہوتے۔ واقعی اگر خدا کی خاص مدد شامل حال نہ ہوتی ساری دنیا چھوڑ چند افراد کی اصلاح کرنا بھی مشکل ہو جاتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں کی چند سالوں میں جو کایا پلٹ دی اس کی اصل وجہ وہ آہ و زاری اور وہ التجائیں تھیں جو حضور دن رات لوگوں کی اصلاح کے لئے کرتے تھے۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں دنیا نے بالآخر یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ صدیوں اور پشتوں کے بگڑے ہوئے اور انتہائی فسق و فجور میں مبتلا جاہل اور سفاک ایک دن خدا رسیدہ بلکہ خدانما وجود بن گئے، دنیا کے ہادی اور رہبر ثابت ہوئے اور پاکیزگی و اخلاق کا ایک نمونہ ٹھہرے بے شک خدا تعالیٰ کا وعدہ عام ہے کہ

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

جو شخص بھی اخلاص سے اور دعا کی پوری شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کرے گا اس کی دعا قبول کی جائے گی لیکن اس عام قانون کے علاوہ انبیاء اور خلفاء کو قبولیتِ دعا کا امتیاز بخشا جاتا ہے ان کی دعائیں بطور نشان کے قبول ہوتی ہیں اور ان کی قبولیت میں ایک اعجازی رنگ پایا جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا۔ تمہاری محبت رکھنے والا۔ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا۔ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا۔ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ ... ... تمہارا اسے فکر ہے درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔"

(برکاتِ خلافت ص۵)

خلفاء کی دعاؤں کے طفیل جماعت مومنین بحیثیت مجموعی بہت سی آفات سے محفوظ رہتی اور بہت سی برکتوں سے حصہ پاتی ہے لیکن انفرادی رنگ میں بھی جو لوگ امام وقت سے ذاتی تعلق پیدا کرتے ہیں ان کے جان و مال میں بہت برکت ڈالی جاتی ہے اور وہ بہت سی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ جماعت کے بہت سے افراد اس کا تجربہ رکھتے ہیں۔

یُزَکِّیْهِمْ کے معنوں میں ابھارنا اور بڑھانا اور ہر قسم کی کمزوریوں کو خواہ وہ جسمانی ہوں یا مالی، ذہنی ہوں یا علمی دور کرنا شامل ہے۔ اس کے سامان کرنے کے لئے شریعت نے زکوٰۃ فرض کی۔ گویا زکوٰۃ تزکیہ نفس کا دوسرا ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے بعد خلفاء راشدین کے دور میں زکوٰۃ باقاعدہ وصول کی جاتی رہی اور انتظام کے ماتحت تقسیم ہوتی رہی۔ لیکن جب خلافت جاتی رہی تو زکوٰۃ کی وصولی کا کوئی نظام نہ رہا۔ سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے یہی اشارہ فرمایا ہے کہ اگر نظام خلافت موجود نہ ہو زکوٰۃ کے حکم پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر مقامی طور پر چند افراد یا کوئی انجمن زکوٰۃ کا روپیہ غرباء میں تقسیم کر بھی دیں تب بھی اس کا فائدہ محدود ہوگا۔ خلیفۂ وقت بہتر جانتا ہے کہ کون مستحق زکوٰۃ ہیں اور وہ کہاں کہاں ہیں۔ صحیح معنوں میں غرباء کی امداد ایک وسیع نظام کو چاہتی ہے جو خلافت کے بغیر نہیں چل سکتا۔

غرض خلفاء کی چوتھی برکت یہ ہے کہ ان کے ذریعہ ہی زکوٰۃ کے حکم پر عمل ہوتا ہے اور جماعت مومنین کے قلوب پاک اور مطہر ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

خلافت جماعت کے اتحاد کی ضامن ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ میں وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کا مفہوم پایا جاتا ہے کہ خلافت کے قائم ہونے پر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اعتصام بحبل اللہ کیا تھا۔ پھر اس کی آواز پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اپنے عہد کو سمجھنے لگتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور جب ان کو خدا تعالیٰ کا پیار مل جاتا ہے تو اگر دنیا کی ساری دولتیں اس کے عوض میں قربان ہو جائیں تب بھی وہ نہیں چاہتے کہ وہ پیار ان سے کھو جائے اور خدا ان سے ایک سیکنڈ یا لمحہ کے لئے بھی ناراض ہو۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء صـ۳-۴)

"اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کام خلیفۂ وقت کے سپرد کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک بڑا اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ قوم اعتصام بحبل اللہ کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے کہ نہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ محض اپنی نعمت کے طور پر اور اپنے فضل اور برکت کے نتیجہ میں ان کے درمیان مؤدت اور الفت پیدا کرتا اور انہیں بنیان مرصوص بنا دیتا ہے۔"

(ایضاً صـ۴)

"اسلام کے دورِ اول میں جب خلافت مٹ گئی تو مسلمان پھر ایک ہاتھ پر جمع نہ ہو سکے۔ اور ان میں انتشار پھیلتا چلا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ کے ماتحت دوبارہ اس کا احیاء کیا ہے۔ یہ از بس ضروری ہے کہ ہم میں اتحادِ فکر اور اتحادِ عمل ہو اور ہم اس کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متحد کیا ہے۔"

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۷۵ء صـ۳ و ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کا سٹاک ہالم میں ورود مسعود (بقیہ)

اسلئے میں کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے باہمی تبادلہ خیال ہونا چاہیئے لیکن جو چرچ ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے گریز کرتا ہے جو اعتراف شکست کے مترادف ہے۔

ہستی باری تعالیٰ

حضور نے فرمایا عیسائی کہتے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دے دی تھی اور پھر دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ تین دن تک مردہ رہے اور یہ تین دن انہوں نے جہنم میں گزارے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے جہنم کہاں تھی۔ وہ اس زمین پر تو تھی نہیں۔ رسالے کے ایڈیٹر صاحب کہنے لگے وہ زمین کے نیچے تھی۔ حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا اگر جہنم زمین کے نیچے تھی تو کیا وہ امریکہ میں تھی (گلوب پر نظر ڈالیں تو امریکہ سب سے نیچے نظر آتا ہے)۔ ایک صحافیہ کہنے لگی ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ آپ نے اسی ایڈیٹر صاحب سے دریافت فرمایا تو اس نے کہا مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں میں تو عیسائی نہیں۔ حضور نے پوچھا تو پھر آپ کیا ہیں؟ کہنے لگا میں تو Agnostic ہوں۔ مابعد الطبیعات پر ایمان نہیں رکھتا، دوسرے لفظوں میں خدا کو نہیں مانتا۔ یہاں سے بات ہستی باری تعالیٰ پر چل نکلی۔ حضور نے فرمایا ہم تو خدا تعالیٰ کی ہستی کو علیٰ وجہ البصیرت مانتے ہیں۔ ہمارا تو اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہے۔ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور آئندہ کی خبریں بتاتا ہے۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ یہ مذہب کا کام ہے کہ وہ انسان کا خدا سے تعلق پیدا کروائے۔ اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو کامل مذہب ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر انسان اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص خدا سے تعلق پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا ہے ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ تو زندہ خدا ہے۔ اگر کسی کو زندہ خدا نظر نہیں آتا تو یہ اس کی بصیرت کا قصور ہے۔ آپ نے ایڈیٹر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا میں ذاتی تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کی ہستی موجود ہے اور آپ سے کہتا ہوں کہ اس کے ثبوت کے لئے کچھ عرصہ تک میرے ساتھ رہیں اور تجربہ کر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے

ایک نمائندہ نے کہا آپ اہل سویڈن کے لئے کیا پیغام لائے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں آپ کے لئے اسلام کا پیغام لایا ہوں جو امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ تاہم اسلام چونکہ جغرافیائی حدود سے بالا ہے اسلئے میں صرف سویڈن کی بات نہیں کرتا بلکہ ساری انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ انسانیت کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اس وقت دنیا کو امن کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے آج سے گیارہ سال پہلے لنڈن میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یہ انتباہ کیا تھا کہ اگر اہل مغرب اپنے خالق و مالک کی طرف نہ جھکے اور اُسے واحد و یگانہ خدا سمجھتے ہوئے اپنا ملجاء و ماویٰ نہ بنایا تو ۲۰۔۲۵ سال کے اندر اندر ایک خطرناک تباہی سے دوچار ہو جائیں گے۔ اس انذار پر قریباً آدھی مدت گزر چکی ہے۔ دنیا دن بدن ہلاکت کے قریب ہوتی چلی جا رہی ہے بعض دانشور بھی خدشات کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ میں اس صورت حال سے طبعاً بہت فکر مند ہوں اور ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور اسکی مخلصانہ عبادت بجا لائیں اور اسی کے ہو کر رہیں تا خدائے ذوالعرش اُن پر رجوع برحمت ہو اور تباہی کا خطرہ ٹل جائے۔

آپ نے فرمایا اسی طرح میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اب وقت ہے انسان دوسرے انسان کی عزت و احترام کرنا سیکھے۔ کس قدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ دنیا میں پُرامن ماحول اور خوشگوار فضاء پیدا کرنے کی بجائے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کی اندھا دھند تیاری سے لوگوں کو لرزاں و ترساں بنا رکھا ہے، انسانیت سے محبت نہیں اور چھوٹے ملکوں کے احساسات کا خیال نہیں۔ پس ایسی بدامنی اور بے چینی، خوف اور ہراس کے تاریک تار زمانہ میں اسلام ہی روشنی کا ایک مینار اور بچاؤ کا واحد سہارا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس نور سے منور ہوتے اور اس کو سلامتی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔

بانیٔ اسلام کا اُسوہ حسنہ اور اسلامی معاشرہ

حضرت صاحب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے اخلاق فاضلہ اور اسوہ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، مشکلات کی آندھیاں چلیں، شدید بائیکاٹ ہوا، راہوں میں کانٹے بچھائے جاتے رہے، لوگوں نے پتھروں سے آپؐ کو لہولہان کر دیا، مخالفین اسلام کی اشد ترین ایذا رسانی کے باوجود خدا نے آپؐ کو آسمان پر نہیں اُٹھایا بلکہ آپؐ ہمیشہ پیکر صبر و رضا بنے رہے اور دوست و دشمن سے محبت اور ہمدردی کا سلوک کرتے رہے یہاں تک کہ جب دشمنان اسلام مغلوب ہو گئے تو اُن کے سارے ظلم و ستم اور جور و جفا کے باوجود اُن کو معاف کر دیا۔ یہ تو تھا بنی نوع انسان کے ساتھ تعلق۔ جہاں تک مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کا سوال ہے کسریٰ اور قیصر کی عظیم سلطنتیں جب مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہو گئیں اور اُن کے خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے تو ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سونے کی ایک لاکھ ڈلیاں آئیں تو آپ نے اسی وقت غرباء و مساکین میں تقسیم کروا دیں۔ اُن کی خادمہ نے عرض کیا اپنے لئے بھی تو کچھ رکھا ہوتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور دے گا۔ یہی وہ عمل ہے جو اسلامی معاشرہ کی روح رواں ہے اور یہی وہ توکل ہے جو اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔ مگر عیسائی دنیا اس تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اسلامی تعلیم ہر دور میں قابل عمل ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی وہ اسلام ہے جس کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ کی جماعت نے دنیا میں تبلیغ اسلام کا ایک عظیم الشان جہاد شروع کر رکھا ہے۔ میں اس جماعت کا امام ہوں اور یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اگلی صدی میں اہل مغرب کی اکثریت مسلمان ہو جائیگی۔ انسان خدا اور اس کے بندوں سے پیار کرنے لگے گا۔ دنیا جو مرضی کر لے وہ اپنے منصوبے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کامیاب اسلام نے ہی ہونا ہے اس کے خلاف سارے حربے ناکام ہونگے۔ اس پر فری لانسر صحافیہ نے سوال کیا اگر اسلام کی تعلیم اتنی اچھی ہے تو پھر اسلامی ملکوں میں عورتوں کو مردوں کے برابر کیوں نہیں سمجھا جاتا۔ حضور نے فرمایا اگر کسی جگہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں ہوتا تو اس کا مجھے افسوس ہے تاہم جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے اسلام نے مرد اور عورت میں دینی اور روحانی ترقی کے اعتبار سے کوئی امتیاز قائم نہیں کیا۔ صحافیہ مذکورہ نے بڑی حیرت سے پوچھا کیا یہ بات قرآن میں لکھی ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں میں قرآن ہی سے استدلال کر رہا ہوں۔ وہ کہنے لگی تو پھر آپ مجھے وہ آیت نوٹ کروا دیں۔ چنانچہ حضور نے قرآن کریم منگوا کر اُسے دو آیات نوٹ کروائیں اور جب ان کا ترجمہ سنایا تو وہ دنگ رہ گئی۔ حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام نے بحیثیت انسان مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں کیا اگر کوئی فرق ہے تو دونوں کی ذمہ داریوں کے اعتبار سے ہے ورنہ جہاں تک انسانی استعدادوں کی نشوونما کا تعلق ہے دونوں کو ترقی کے یکساں مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں اور عورت کو اسلامی معاشرہ میں عزت اور احترام کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ حضور نے فری لانسر صحافیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں آپ کو اس کی ایک مثال دیتا ہوں اسی میں آپ کے سوال کا جواب بھی آ جائے گا۔ ایک دفعہ ایک ملک کا ایک وفد چین گیا۔ اراکین وفد وہاں کی فعال اور متحرک اور پُرسکون بالخصوص ہر قسم کی بدنظری اور بداخلاقی سے پاک معاشرتی زندگی سے بہت متاثر ہوئے۔ بعد میں چیئرمین ماؤزے تنگ سے جب اُن کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا بُرائیوں سے پاک اس قسم کے معاشرے کو قائم کرنے میں آپ کس طرح کامیاب ہوئے ہیں تو چیئرمین ماؤ کہنے لگے۔ جاؤ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا مطالعہ کرو تمہیں اس کا جواب مل جائے گا۔ حیرت ہوتی ہے ایک سوشلسٹ رہنما کے مُنہ سے مسلمانوں کو یہ جواب! یہ ایک حقیقت ہے کہ چیئرمین ماؤ کی کتابوں کے اکثر حصے اسلامی تعلیم کا اثر لئے ہوئے ہیں۔

یہ طویل پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ اس میں عیسائیت اور اسلام کے موازنہ کا بار بار موقع پیدا ہوتا رہا۔ حضور ایدہ اللہ نے عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی برتری کو اس حسن اور خوبی سے بیان فرمایا کہ کسی نمائندہ کو بولنے کی جرأت نہ ہوتی۔ فری لانسر صحافیہ جس کے متعلق یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ وہ اسلام کے متعلق بڑا تعصب رکھتی ہے اور اسی لئے کرید کرید کر سوال کرتی ہے دل کی بڑی حلیم، سمجھدار اور سلجھی ہوئی نکلی۔ وہ حضور کی پریس کانفرنس سے اتنی متاثر ہوئی کہ جب کمرے سے باہر جانے لگی تو بے اختیار جذباتی ہوگئی اور اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی اور کہنے لگی اسلام کی اتنی پیاری تعلیم ہے آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی۔

ساحل سمندر کی سیر

سٹاک ہالم سمندر کے کنارے واقع ہے۔ سمندر کا پانی شہر کے اندر دُور دُور تک چلا گیا ہے۔ شہر کی آبادی زیادہ تر مختلف جزیروں میں پھیلی ہوئی ہے۔ آمد و رفت کے لئے کئی پل بنے ہوئے ہیں۔ چھوٹے بڑے سمندری جہاز اور لانچیں بھی ہر وقت چلتی رہتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ ۳۰ جولائی ساڑھے گیارہ بجے سٹاک ہالم سے قریباً ایک سو کلومیٹر دُور ساحل سمندر پر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مکرم امام کمال یوسف صاحب اور برادرم احمد عودہ صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ راستے میں تھوڑی دیر تک ایک جگہ سمندر کے کنارے رُکے اور پھر قریب ہی Tullgarn پہنچے جہاں Summer Palace ہے۔ یہ جگہ سیر و تفریح کے لئے اس لحاظ سے زیادہ مناسب تھی کہ یہاں لوگوں کی زیادہ آمد و رفت نہ تھی۔ حضور نے اپنے قافلے سمیت دوپہر کا کھانا کھایا اور پھر محل میں سات آٹھ سو سالہ پرانے نوادرات دیکھے۔ یہ خوبصورت محل جس کے ایک طرف سمندر ہے صدیوں تک سویڈن کے بادشاہوں کی گرمائی رہائش گاہ رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرہ میں تدفین کیلئے سب سے اہم شرط تقویٰ ہے

امراء وصدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و صدر موصیان توجہ فرمائیں

یاد رکھنا چاہیئے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے سب سے اہم شرط تقویٰ کی شرط ہے اشاعت اسلام کے لئے اپنی آمدنیوں اور جائیدادوں کے کم از کم دسویں حصّہ کی مالی قربانی کی شرط بھی احکام اسلام پر عمل پیرا ہونے اور تقویٰ شعار زندگی کی ہی ایک ضروری علامت ہے۔

تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان تنظیم موصیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر جگہ تنظیم موصیان کو فعال بنائیں جو ہمیشہ اس امر کا جائزہ لیتی رہے کہ موصیوں میں کوئی بھی ایسا فرد شامل نہیں جو تقویٰ اور پابندی احکام اسلام کی شرط پر پورا نہیں اترتا۔

اگر خدانخواستہ کسی جگہ ایسا فرد محسوس ہو تو اس کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کی جائے اور اگر پوری پوری کوشش اور تعلیم و تلقین کے باوجود ایسا شخص اصلاح نہ کرے تو اس کی اطلاع مرکز کو کی جائے تا ایسے موصی کی وصیت کی منسوخی کے معاملہ پر غور کیا جائے اور مناسب کارروائی کی جائے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "الوصیت" سے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ "چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔"

۲۔ "تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

۳۔ "ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

۴۔ واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

۵۔ "یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

۶۔ "اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور باایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں شرائط ضروریہ لکھنے کے بعد آخر میں یہ تحریر فرمایا کہ:۔

"یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔"

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان تنظیم موصیان اور تمام ان مرکزی کارکنان سلسلہ کا جن کا نظام وصیت سے تعلق ہے فرض ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ تمام موصی صاحبان ان شرائط کو پورا کر رہے ہیں۔ حضرت مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ اعلان فرمایا ہے کہ:۔

"آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔"

اس اعلان کو عملی جامہ پہنانا ہم سب خدام سلسلہ جن کا نظام جماعت اور بالخصوص نظام وصیت سے تعلق ہے فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے تمام فرائض سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(صدر مجلس کار پرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کا سٹاک ہالم میں ورود مسعود

(بقیہ صفحہ ۵)

ہے اب یہ میوزیم کا کام دیتا ہے اس میں بادشاہ کے عہد کے استعمال میں آنے والی چیزیں بالخصوص مختلف زمانوں میں جن چیزوں سے اس محل کو آراستہ کیا جاتا رہا ہے وہ بڑے قرینے سے محفوظ چلی آ رہی ہیں۔ ان میں مصری اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے بعض نمونے بھی موجود ہیں جو یورپ میں مسلم اثر و نفوذ کا پتہ دیتے ہیں۔ سویڈن کے بادشاہ تو مرورِ زمانہ کی نذر ہو گئے لیکن اُن کی تہذیب و تمدن اب تک باقی ہے اور فاعتبروا یا اولی الابصار کا سامان پیدا کرتی ہے۔

رات کے کھانے کی دعوت

ہمارے عرب دوست احمد عودہ صاحب (جو سویڈن کی شہریت رکھتے ہیں) نے حضور کی خدمتِ اقدس میں رات کے کھانے کی دعوت کے لئے درخواست کی حضور نے ازراہِ شفقت ان کی دعوت قبول فرمائی چنانچہ اسی روز رات آٹھ بجے حضور بنفسِ نفیس احمد عودہ صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ مکرم محمود عودہ صاحب اور احمد عودہ اور حسن عودہ صاحب نے عربی روایات کے مطابق حضور کا نہایت والہانہ رنگ میں استقبال کیا۔ برادرم احمد عودہ صاحب کی والدہ صاحبہ اور بیوی جو سویڈش ہیں اور محترمہ ہالہ عودہ صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا اور پھول پیش کئے۔ کھانے کے کمرے میں اھلاً وسھلاً و مرحبا، سلامتی کی دعائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی الہامات بڑے خوبصورت طریق پر لکھے ہوئے تھے جو احمدیت سے پیار کا اظہار تھا اور کتنا پیارا اظہار تھا۔ اس دعوت میں میزبان حضرات کے دل میں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ کے لئے جو بے پناہ محبت اور خلوص تھا وہ اُن کی ہر ادا [illegible] کی ہر چیز سے عیاں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کھانے کے بعد مکرم محمود عودہ صاحب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اپنے گاؤں میں مسجد تعمیر کروانا چاہتے ہیں اور ایک اینٹ لائے ہوئے ہیں حضور اس پر دعا کر دیں چنانچہ حضور نے مسجد کی تعمیر کیلئے دعا کی اور پھر آخر میں احباب سمیت اجتماعی دعا کرانے کے بعد ہوٹل واپس آ گئے۔

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو شماریات کے مضمون میں ایم۔ ایس سی چند اساتذہ کی ضرورت ہے ایم۔ ایڈ، بی۔ ایڈ تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔

خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اعلان

قائدین کرام! وقفِ جدید ۱۹۷۸ء کے وعدہ جات کی فہرستیں مکمل فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری وقفِ جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۳